بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ⁂ اسسٹنٹ - مہر محمد خان

نمبر ۵ | مورخہ ۱۸ر جولائی ۱۹۲۱ء | دوشنبہ | مطابق ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۹

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

گذشتہ ایام میں یہاں نقب زنی کی جو متعدد وارداتیں ہوتی رہی ہیں۔ ان کا سراغ مل گیا ہے اور مال کا ایک کافی حصہ بھی برآمد ہو گیا ہے۔ پولیس افسران سرگرمی اور کوشش سے ملزموں کی تلاش اور گرفتاری میں مصروف ہیں امید ہے کہ وہ ملزموں کو کیفر کردار تک پہنچا دینگے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا پتہ

"حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ معرفت پوسٹماسٹر صاحب سرینگر کشمیر"

بڑی بیتابی اور انتظار کے بعد خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر رحم فرمایا کہ تاریخ بڑے زور کی بارش برسائی اور پھر رات کو بھی بارش ہوئی

نامہ لنڈن

(نوشتہ چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم اے - ۲۰ر جون ۱۹۲۱ء)

معزز اصحاب سے ملاقاتیں
ایک نرس مسلمان ہوئی

لنڈن میں عید میں اپنے سابقہ خط میں احمدیہ جماعت لنڈن کی عید کے متعلق اور دیگر حالات کے متعلق کچھ نہیں لکھ سکا۔ کیونکہ خط جلدی میں لکھا گیا تھا عید کے موقع پر پچاس سے کچھ اوپر لوگ تھے جنمیں مسلمان ہندو اور عیسائی دوست بھی شامل تھے بعض ہندو صاحبان نے ہمارے ساتھ نماز بھی پڑھی۔ خطبہ اور دعا کرنے کے بعد حاضرین کا فوٹو لیا گیا۔ اور اس کے بعد ۷۰ اشخاص کو کھانا کھلایا گیا۔ لنڈن کے بعض اخبارات نے نماز عید کا ذکر کیا ہے۔

ترکی سفیر لنڈن کے صاحبزادہ سے گفتگو ۴ بجے کے قریب لیمی بے ترکی سفیر لنڈن کے فرزند ارجمند مع پروفیسر لیواں اور میڈم لیواں تشریف لائے۔ اور دیر تک مسلمانوں کی موجودہ حالت اور اسلام کے مستقبل پر گفتگو ہوتی رہی۔ لیمی بے نہایت ہی متواضع اور ذہین آدمی ہے اور اعلیٰ درجہ کا فوجی انجنیر ہے۔ اور اپنی تعلیم کو پورا کرنے کے لئے یہاں لنڈن کے کالج میں داخل ہے۔ گفتگو میں لیمی بے صاحب نے کہا کہ ہم لوگ جو ابھی تک حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو نہیں مانتے۔ تو اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ ہمیں ابھی تک علم نہیں۔ ورنہ تمام مسلمان

مہدی کی انتظار کر رہے ہیں۔ اور اگر مہدی واقعی مرزا غلام احمد صاحب ہیں۔ تو کسی مسلمان کو ان کے ماننے سے عذر نہیں ہونا چاہیئے۔ میں نے رخصت ہوتے وقت چند کتابیں پیش کیں انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کیں۔ اور کہا کہ میں انکو خود بھی پڑھوں گا۔ اور اپنے بڑے بھائی کو بھی پڑھنے کے لئے دونگا۔

لیکچر پیچ ورتھ کے لیکچر کے متعلق اس سے پہلے خط میں عرض کر چکا ہوں۔ پچھلے اتوار کو میرا ایک لیکچر مشرق لنڈن میں ایک جگہ جس کا نام ویلکم مشن ہے ہوا۔ حاضرین اگرچہ تعداد میں تھوڑے تھے۔ لیکن نہایت ذہین اور پکے عیسائی معلوم ہوتے تھے۔ یہ لیکچر کا مضمون "اسلام صلح و سلامتی کا مذہب ہے" تھا۔ برادرم شمشاد علی خان صاحب اور ملک محمد حسین صاحب میرے ساتھ تھے۔ اس مضمون پر میں ایک گھنٹے سے زیادہ بولتا رہا۔ اور اس کے بعد کچھ بحث وغیرہ ہوئی۔ لیکن جیسا کہ مضمون تھا۔ لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اس کے بعد احمدیہ لٹریچر حاضرین میں تقسیم کیا گیا۔ اور بعض کتابیں ان لوگوں نے قیمتاً بھی خریدیں۔ اور کہا جلدی ہم پھر آپ کو دوبارہ بلائینگے یہ لیکچر صبح کے وقت تھا۔ ۵ بجے شام کے احمدیہ مسجد میں میں نے ایک اور لیکچر "اسلام فطرت انسانی کی تنظیم و تربیت کرتا ہے" پر دیا۔ حاضرین اکثر انگریز عیسائی تھے۔ چونکہ لیکچر میں عیسائیت اور اسلام کا مقابلہ تھا۔ اسلئے آخر میں اسبات پر سخت بحث ہوئی کہ رہبانیت اعلےٰ ہے یا تزویج۔ عیسائیوں کو اس بات سے بہت حیرت ہوتی ہے۔ کہ ہم لوگ تزویج کو رہبانیت سے اعلےٰ سمجھتے ہیں۔ آخر بحث میں عیسائیوں نے بھی مان لیا کہ بحیثیت مجموعی تزویج رہبانیت سے اعلےٰ ہے۔

سنت نہال سنگھ سے ملاقات آجکل یہاں اکثر اہل وطن ہندو اور مسلمان دوستوں سے ملاقات ہوتی رہتی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی طبائع میں تغیر پیدا ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں سنت نہال سنگھ صاحب سے جو اعلیٰ درجہ کے جرنلسٹ ہیں۔ اور جو اپنے رنگ میں فخر پنجاب ہیں۔ تین دفعہ ملاقات ہوئی۔ انہیں اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص طور پر محبت ہے۔ چونکہ آپ فن تبلیغ (پروپیگنڈا ورک) کے ماہر ہیں۔ اسلئے مجھے اپنے تجربہ اور قیمتی مشوروں سے مشرف فرمایا۔ اور کہا کہ ہندوستان کی قلبی حالت اب ایسی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تقریر "پیغام صلح" کثرت سے شائع ہونی چاہیئے۔ اور یہ بھی کہا کہ آپ لوگوں کے پاس چھوٹے چھوٹے رسائل جب تک نہ ہوں۔ کامیابی کے ساتھ تبلیغ اس ملک میں مشکل ہے۔

ایک نرس مسلمان ہوئی علاج و معالجہ کے لئے لنڈن مختلف علاقوں میں تقسیم ہے پبلک ہسپتالوں میں لوگ علاج کے لئے جاتے ہیں وہاں سے ڈاکٹر تشخیص کر کے نسخہ لکھ دیتے ہیں لیکن دوائی دینے کے لئے ہر ایک علاقہ میں نرسیں موجود ہیں۔ جو دوائی بھی دیتی ہیں۔ اور ہر روز مریض کو مکان پر دیکھ کر اگر ضرورت ہو۔ تو ڈاکٹر کو رپورٹ کرتی رہتی ہیں ایسی نرسوں کو District nurse کہتے ہیں۔ ایسی ایک نرس ہمارے علاقہ میں بھی ہے کئی دفعہ اسے ہمارے مکان پر آنے کا اتفاق ہوا اور اسلام پر گفتگو ہوتی رہی۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس نے اپنے اسلام کا اظہار کیا ہے

زیر تبلیغ اصحاب مندرجہ ذیل لوگ زیر تبلیغ ہیں احباب ان کے اسلام کے لئے دعا کریں:۔

مسٹر والش یہ صاحب روس کے رہنے والے انگریز ہیں۔ آجکل لنڈن آئے ہوئے ہیں۔ اسلام کے بہت قریب ہیں۔ مسٹر بیکسن سول انجنیر ہیں برادرم خالد بنیرجی کے ذریعہ ملاقات ہوئی۔ ابھی تک رومن کیتھولک عیسائی ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی تحریرات پڑھ کر بہت اچھا اثر ہو رہا ہے بمبئی کے صاحبزادہ سفیر ترکی لنڈن۔ سید الشریف۔ مصری نوجوان ان کے علاوہ گیلربری۔ مسٹر ہام فورتھ۔ مسٹر ولیم مارٹن

ساتواں تبلیغی دورہ

ذیل میں تبلیغی دورہ کا ساتواں پروگرام شایع کیا جاتا ہے۔ چونکہ یہ نہایت دور دراز مقامات کا دورہ ہے۔ اور اسپر بہت سا خرچ ہو گا اسلئے نہایت ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل مقامات کے قریب قریب کے شہروں کے احباب بھی اپنے ہاں لیکچر کا انتظام کر کے مجھے بہت جلدی اطلاع دیں۔ اور ساتھ ہی کرایہ کے لئے روپے ارسال فرمادیں۔ مندرجہ ذیل مقامات کے اصحاب کو بھی چاہیئے۔ کہ کرایہ کا خرچ بہت جلدی ارسال فرمادیں بہر حال مجھے اس کے متعلق یکم اگست سے قبل اطلاع ہونی چاہیئے۔ جن مقامات کے اردگرد خطوط روانہ کئے گئے ہیں۔ وہاں سے درخواستیں پہنچ چکی ہیں۔

خاکسار زین العابدین ناظر تالیف واشاعت قادیان

۱۔	قادیان	سے	سہارنپور
۲۔	سہارنپور	سے	رام پور
۳۔	رام پور	سے	شاہجہانپور
۴۔	شاہجہانپور	سے	لکھنؤ
۵۔	لکھنؤ	سے	مونگھیر
۶۔	مونگھیر	سے	(بھاگلپور)
۷۔	بھاگلپور	سے	(کلکتہ)
۸۔	کلکتہ	سے	برہمن بڑیہ
۹۔	برہمن بڑیہ	سے	(ڈبروگڈھ)
۱۰۔	ڈبروگڑھ	سے براستہ کلکتہ	آگرہ
۱۱۔	آگرہ	سے	علی گڈھ
۱۲۔	علی گڈھ	سے	دہلی
۱۳۔	دہلی	سے	میرٹھ
۱۴۔	میرٹھ	سے	(دیوبند)

الفضل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیان دار الامان - ۱۸ جولائی ۱۹۲۱ء

یہودیت کا اعتراف اور امیر شریعت کا انتخاب

ہماری طرف سے جب کبھی اظہار واقعہ کے طور پر نہ کہ کسی کی دل آزاری کے لئے مُسلمان کہلانیوالوں کو ان کی اصلی حالت بتا کر ہوشیار کرنے کی غرض سے نہ کہ ان کے دل دکھانے کیلئے۔ مرض کا پتہ بتا کر علاج کی طرف متوجہ کرنے کے واسطے۔ نہ کہ ان کو ستانے کے لئے۔ یہ کہا جاتا ہے۔ کہ تم لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے پورے پورے مصداق بن گئے ہو۔ جسمیں بتایا گیا ہے کہ ایک وقت میری اُمّت پر ایسا آئیگا۔ جبکہ وہ یہود کے مشابہ ہو جائیگی۔ اور وہ سب بُرائیاں اور بدکاریاں جو یہود میں پائی جاتی ہیں اسمیں بھی پائی جائینگی۔ تو اسپر بڑے غم و غصہ کا اظہار کیا جاتا ہے۔ بہت شور مچایا جاتا ہے۔ اور بعض تو ایسے بھی ظالم طبع لوگ ہیں۔ جو اپنے افعال اور اعمال کے لحاظ سے ننگ بشریت ہوتے ہوئے اس قدر دیدہ دلیری سے کام لیتے ہیں کہ ہمیں اپنی جگہ کھڑے کرنے کی سعی شروع کر دیتے ہیں۔ چنانچہ تھوڑا ہی عرصہ ہُوا کہ اہلحدیث کے کوہاٹی مخمور نامہ نگار نے اسی قسم کی ناکام کوشش کی تھی۔

ایسے لوگوں کو چھوڑ کر جو محض ہماری مخالفت اور عداوت کی وجہ سے دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور سمجھتے ہوئے نہیں سمجھتے۔ باقی سب لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کی کیا حالت ہو چکی ہے۔ اور نہ صرف وہ سمجھتے ہیں بلکہ علی الاعلان اس کا اعتراف بھی کر رہے ہیں چنانچہ جمعیۃ عُلماء بہار کے "غیر معمولی اجلاس" کے متعلق چند "عُلماء" نے جو اشتہار شائع کیا ہے۔ اور جس کے دیکھنے کا اتفاق ہمیں برادرم ابو محمد صاحب سیکرٹری تبلیغ احمدیت مونگھیر کے ذریعہ سے ہُوا ہے اس میں مسلمانوں سے اس طرح خطاب کیا گیا ہے:-

"عالم اسلامی کی تباہی و بربادی و بلاخیز طوفان حوادث بالخصوص مسلمانان ہند پر مصائب و آلام کا روز افزوں ہجوم کے اسباب یہ نہیں ہیں کہ تمہاری جیبیں زر و جواہر سے خالی ہیں۔ تم میں علم و ہنر نہیں۔ تم میں صنعت و حرفت کا نام نہیں۔ تمہاری تعداد کم ہے۔ تمہارے قبضہ میں میگزین اور توپ و تفنگ نہیں ہیں۔ بلکہ اصلی سبب یہ ہے۔ کہ تمہاری زندگی غیر شرعی اور جاہلیت کی زندگی ہے۔ تم نے اپنا کوئی شرعی مرکز نہیں بنایا ہے۔ جس کے گرد تم پروانہ وار طواف کرتے۔ تم نے اپنا مذہبی محور نہیں قرار دیا جسپر تم سبھوں کی گردش ہوتی۔ یعنی تم نے تقریباً ڈیڑھ سو برس سے اپنا امیر شریعت کسی کو تسلیم نہیں کیا۔ جس کے آگے سر اطاعت خم کرتے اور اسی کے اشارہ پر عاشقانہ والہانہ دوڑتے یعنی اس کی اطاعت و فرمانبرداری کا طوق اپنے گلے میں ڈالے ہوتے۔ تم نے آج تک یہودیت کی راہ اختیار کی اور اسی پر چلے اور اسی سے ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ کے عذاب میں مُبتلا ہوگئے"

یہ الفاظ بالکل صاف اور واضح ہیں۔ جنمیں تمام دنیا کے مسلمانوں کا عموماً اور مسلمانان ہند کا خصوصاً یہودی ہونا تسلیم کیا گیا ہے۔ اور انہیں اسی عذاب کا مورد بتایا گیا ہے۔ جو یہود پر نازل ہُوا۔ اور جس کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے۔

غالباً ہمارے مخالفین اس اظہار حقیقت پر بُرا نہ منائینگے۔ کیونکہ یہ ان کے اپنے "علماء" کا ارشاد ہے رہی یہ بات کہ اس حالت کو کس طرح بدلا جا سکتا ہے اور کس طرح مسلمان مسلمان بن سکتے ہیں۔ ہم کھلے طور پر کہدینا چاہتے ہیں کہ یہ قطعاً ناممکن ہے کہ مسلمان اپنے لئے کوئی ایسا "امیر شریعت" مقرر کر سکیں۔ جس کے ہاتھ میں نظام شریعت کی باگ ہو۔ اور جسکے اشارے پر ہر ایک مسلمان جس کے دل میں ذرہ برابر اپنے مذہب کی محبت اور قوم کی اُلفت ہو۔ مرنے اور جینے کو تیار ہو جائے"

مذکورہ بالا اشتہار پر ۲۵-۲۶ جون کو جو جلسہ منعقد ہُوا۔ اسمیں مولوی بدر الدین صاحب پھلواری کو صرف صوبہ بہار کا "امیر شریعت" مقرر کرنے کا اعلان کیا گیا۔ لیکن جہاں ان صاحب نے اس عہدہ جلیلہ پر سرفراز ہوتے ہی سارے ہندوستان کو اپنے قبضہ میں کر لینے کی کوشش کرتے ہوئے یہ لکھا کہ:-

"مسلمانان ہند کا فرض ہے کہ وہ بہت جلد اپنے آپ کو اس لڑی میں پرو لیں۔ اور میں اسی غرض سے ایک وفد روانہ کرنیوالا ہوں جو (ہندوستان بھر میں میرے نام پر بیعت لے"

(زمیندار ۲ جولائی ۱۹۲۱ء)

وہاں ان کی اس پہلی ہی کوشش کے خلاف مولوی عبد الباری صاحب فرنگی محلی نے یہ فتوٰی شائع کر دیا کہ:-

"بیعت امارت و امامت کی ضرورت نہیں"

اور یہاں تک لکھ دیا ہے کہ:-

"مجھے جرأت نہیں ہوتی۔ کہ خلاف سنت اور خطرناک حالت میں اقدام ہو اور اسپر سکوت کیا جائے"

چلو بسم اللہ ہی غلط۔ ہمارے خیال میں اگر پھلواری صاحب سارے ہندوستان پر اپنا تسلط جمانے کی کوشش نہ کرتے اور اسی میں محدود رہتے۔ جو ان کے لئے "۲۵۰ کے قریب عُلماء کی تعداد" نے تجویز کی تھی۔ تو شاید مولوی عبد الباری صاحب کو بھی ان کے بیعت لینے کی مخالفت کرنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ لیکن چونکہ انھوں نے پہلا ہی قدم سمجھوتہ کے خلاف اٹھایا۔ اور "ہندوستان بھر" کے مسلمانوں کا اپنی بیعت میں شامل ہونا ضروری قرار دیا۔ اس لئے فرنگی محل کے عالم اجل نے اپنے علم و فضل کے بل پر سرے سے بیعت کو ہی ناجائز قرار دے دیا۔ اور اس کے متعلق خاموش رہنا گناہ سمجھا اب دیکھئے "امیر الشریعت" صاحب اس کے جواب میں

کیا طریق عمل اختیار کرتے ہیں۔ اور کیونکر بیعت لینے کو جائز ثابت کرتے ہیں۔ اس کے متعلق وہ کچھ کریں یا نہ کریں۔ لیکن کیا اس سے یہ ثابت نہ ہو گیا کہ مجوزہ امیر شریعت نے پہلا ہی قدم ایسا اٹھایا ہے جسے مولوی عبد الباری جیسے شخص کو ناجائز قرار دینے کی ضرورت پیش آئی ہے۔ اور وہ بڑے زور سے اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔

یہ حقیقت ہے۔ ان لوگوں کی اس سب سے بڑی کوشش اور سعی کی جو انھوں نے یہودیت سے نکلکر مسلمان بننے کے لئے کی ہے۔ اور اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ان کے امیر شریعت کیسے ہونگے۔ اور یہ ان کے احکام اور ارشادات کو شریعت اسلام کے مطابق سمجھ کر کس گرم جوشی کے ساتھ ان کا خیر مقدم کرینگے۔

مولوی عبد الباری صاحب نے تو "مجوزہ امیر شریعت" کے بیعت لینے کی مخالفت میں آواز اٹھائی ہے۔ لیکن کئی اور لوگوں نے سرے سے "امیر شریعت" کے تقرر پر ہی ناپسندیدگی کا اظہار شروع کر دیا ہے اور مسلمانوں کو اس تحریک سے باز رہنے کی تلقین کر رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار ہمدم ۶ر جولائی میں بعنوان "امیر الشریعۃ کی کچھ ضرورت نہیں" ایک مضمون چھپا ہے۔ جسمیں لکھا ہے کہ:۔

"موجودہ وقت میں یہ ظاہر میں اچھی نظر آنے والی تجویز انجام کار سخت خطرناک ہو جائیگی۔ اور اس سے مسلمانوں میں تفریق عام کا سلسلہ پیدا ہو جائیگا کیونکہ اقتدار حکومت کے بغیر کوئی امیر الشریعت عوام پر قابو نہیں رکھ سکتا۔ اور جب ہندوستان کے مختلف لیڈر اس منصب کے حصول کے لئے جدو جہد شروع کرینگے۔ تو مسلمانوں کا تمام متحدہ شیرازہ درہم برہم ہو جائیگا۔ بعض حضرات سالہا سال سے جو خفیہ کوشش اپنی امامت و امارت کے لئے کر رہے تھے اب وہ کھلم کھلا سامنے آ گئے ہیں۔ کیونکہ اس کے بڑھنے کو اور کوئی موقع اس کا نہیں ہو سکتا تھا۔ کہ شوکت علی محمد علی کی طاقت ذرا مضمحل ہو گئی ہے۔"

ان آخری سطور میں جو کچھ بتایا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ "امیر الشریعت" کی تحریک کس نیت اور کس ارادہ سے شروع کی گئی ہے۔ اور اس سے کیا فائدہ مقصود ہے۔ مسلمانوں کا شیرازہ پہلے ہی کہاں "متحدہ" ہے۔ مگر اسمیں کچھ شک نہیں کہ یہ تحریک عجیب گل کھلائیگی۔

اخبار وکیل کا ایک خاص نامہ نگار جس کے مضامین حال ہی میں وکیل علماء کے اختیارات کے متعلق بطور لیڈنگ آرٹیکل شائع کر چکا ہے۔ اس تحریک کے متعلق لکھتا ہے:۔

"مولانا ابو الکلام آزاد کی تقریر (جسمیں پھلواری کے تقرر کا اعلان کیا گیا) سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان امیر الشریعت کا کام سیاسی امور میں مسلمانوں کی راہنمائی کرنا ہوگا۔ اگر یہ قیاس صحیح ہے۔ تو یہ بہت بڑی غلطی ہوگی۔"

"اس کا پہلا ضرر یہ ہوگا۔ کہ علماء دینی و اخلاقی کام کو بالکل چھوڑ دینگے۔ دوسرا بڑا نقصان یہ ہوگا کہ سیاست ایسے لوگوں کے ہاتھ میں آ جائیگی جن کو دنیوی امور کا تجربہ نہیں۔ اور جو اپنے حکم کے خلاف کسی اعتراض یا تنقید کو سننے کے عادی نہیں ہیں۔"

"نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ یا تو علماء کی غلط رہنمائی سے مسلمانوں پر اور بھی مصائب آئینگے۔ اور یا لوگ علماء کے احکام کو نہ مانینگے۔ اور اس طرح سے بالواسطہ دین اسلام کی ہتک ہوگی۔"

(وکیل ۷ر جولائی سنہ ۱۹۲۱ء)

اس موقع پر مولوی ثناء اللہ بھی خاموش نہیں رہ سکے اور انھوں نے بھی لکھ دیا ہے کہ:۔

"ہمارے نزدیک صوبہ بہار والوں نے کچھ جلدی کی ہے۔ مناسب تھا کہ جمعیۃ العلماء دہلی کے اجلاس خاص میں کافی بحث ہو کر فیصلہ ہوتا۔ تو پھر صوبوں میں حسب فیصلہ عمل ہوتا۔"

ان تحریروں سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں نے امیر الشریعۃ کی تحریک کا کس طرح خیر مقدم کیا ہے۔ اور اسے وہ کیا رنگ [illegible] اپنے درد کا درماں سمجھتے ہیں۔

ہم صاف اور کھلے طور پر کہتے ہیں۔ کہ اگر مسلمان اپنی اس حالت کو بدل دینا چاہتے ہیں۔ جسے وہ خود یہودیت قرار دیتے ہیں۔ تو انہیں چاہیئے کہ جس مخبر صادق نے اس زمانہ میں انکی ایسی حالت ہو جانے کی خبر دی تھی۔ اسی کی دی ہوئی اس خوشخبری سے بھی فائدہ اٹھائیں۔ جو حضرت مسیح موعود کی آمد کے متعلق ہے۔ اور اس انسان کو قبول کریں۔ جسے خدا تعالی نے ان کے لئے "امیر شریعت" بنا کر بھیجا ہے۔ اگر ان میں اپنے آپ کسی کو امیر شریعت بنانے یا بننے کی اہلیت ہوتی۔ اور ان میں دین کی اتنی محبت اور الفت پائی جاتی کہ امیر کے کہنے پر مرنے جینے کے لئے تیار ہو جاتے تو اس حالت کو ہی نہ پہنچتے۔ جس کا وہ خود اعتراف کر رہے ہیں۔

کیا مسلمان نہیں جانتے کہ یہود جب اپنے اعتقادات اور اعمال کے لحاظ سے بدترین خلائق ہو گئے تھے۔ ذلت اور نکبت کے گڑھے میں گر گئے تھے۔ خدا کے غضب اور عذاب کے مورد بن گئے تھے۔ اسوقت انکی ہدایت اور راہنمائی کے لئے ان کا بنایا ہوا کوئی "امیر شریعت" کھڑا نہیں ہوا تھا۔ بلکہ خدا تعالی نے حضرت عیسے کو ان کے لئے مبعوث کیا تھا۔ اب بھی جبکہ مسلمان مثیل یہود بن گئے ہیں۔ جیسا کہ وہ خود اقرار کر رہے ہیں۔ ان کو اپنا بنایا ہوا امیر شریعت کوئی کام نہیں دے سکتا۔ بلکہ مثیل عیسے ہی کی ضرورت ہے۔ اور یہ خدا تعالی کا فضل ہے۔ کہ اس نے حضرت مرزا صاحب کو مثیل عیسی بنا کر مبعوث کر دیا۔ اب مسلمانوں کی دینی اور دنیوی ترقی آپ ہی کے دامن سے وابستہ ہونے اور آپ ہی کی سلک میں منسلک ہو جانے پر ہے۔ خدا تعالی مسلمانوں کو اس بات کے سمجھنے کی توفیق دے۔

کیا مسلمان نہیں دیکھتے کہ اپنے سنبھلنے کے لئے وہ جو بھی کوشش کرتے ہیں۔ اس کا الٹا نتیجہ نکلتا ہے۔ اور جو قدم بھی اٹھاتے ہیں وہ پیچھے کی طرف انہیں لے جاتا ہے ایسا ہی ہوتا رہیگا۔ جب تک کہ وہ خدا تعالی کی طرف نہ جھکینگے اور اس کے فرستادہ کو قبول نہ کرینگے کہ سوائے اس کے ان کے کامیاب ہونے کی اور کوئی راہ نہیں ہے۔

گورنمنٹ ترکی کے شیرازے ڈھیلے اور کمزور ہیں

۱۸۹۷ء میں ایک شخص حسین کامی سلطنت ترکی کا سفیر قادیان میں آیا۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کرتے ہوئے اس نے دُعا کی درخواست کی۔ حضور کو الہاماً اور کشفاً اس کی حالت پر اطلاع دیگئی۔ آپ نے محض از راہ ہمدردی اسے تقویٰ وصلاحیت اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی۔ اور ساتھ ہی ترکی سلطنت کی خطرناک حالت سے اطلاع دی جو یہ تھی کہ:۔

"سلطان روم کی سلطنت کی اچھی حالت نہیں ہے اور میں کشفی طریق سے اس کے ارکان کی حالت اچھی نہیں دیکھتا۔ اور میرے نزدیک ان حالتوں کے ساتھ انجام اچھا نہیں"

اور پھر ۲۵ر جون کے اشتہار میں جبکہ مخالفین نے حضور کے پہلے اشتہار کی بناء پر گالیوں سے بھرے ہوئے مضمون شائع کئے۔ تو آپ نے لکھا:۔

"کیا ممکن نہ تھا کہ جو کچھ میں نے رومی سلطنت کے اندرونی نظام کی نسبت بیان کیا۔ وہ دراصل صحیح ہو۔ اور ترکی گورنمنٹ کے شیرازے میں ایسے دھاگے ہوں جو وقت پر ٹوٹنے والے اور غداری سرشت ظاہر کرنیوالے ہوں"

اس پیشگوئی کے شائع ہونے کے بعد متواتر اس قسم کے واقعات رونما ہوتے رہے۔ جن سے حضرت مسیح موعود کی صداقت ظاہر ہوتی رہی۔ سب سے پہلا نشانہ تو اس کا حسین کامی ہی ہوا۔ جس کا واقعہ یہ ہے کہ مظلومان کریٹ کے لئے ہندوستان نے جو روپیہ اس شخص کی معرفت بھیجا تھا۔ وہ اس نے خود کھالیا۔ اس وجہ سے اس کی جائداد ضبط ہوئی اور ملازمت سے برطرف کیا گیا۔ پھر دیگر واقعات ہمیشہ بتاتے رہے ہیں کہ کس طرح ترکی ارباب حل وعقد ... اپنی سلطنت کے لئے غدار ثابت ہوتے رہے ہیں۔ مگر اس پیشگوئی کی صداقت کے لئے ہمیں گذشتہ واقعات کے اعادہ کی ضرورت نہیں بلکہ تازہ واقعہ یہ ہے۔ کہ موجودہ ترکی ابھی تک اسی قسم کے لوگوں سے پُر ہے۔

پچھلے دنوں ایک ہندوستانی شخص مصطفےٰ صغیر نام بالزام جاسوسی انگورا میں گرفتار کیا گیا۔ اور ترکی احرار کی ایک عدالت نے اسی الزام میں اسکو پھانسی کی سزا دی۔ ملزم نے عدالت میں جو بیان دیا۔ اسے اسلامک نیوز لنڈن نے شائع کیا ہے۔ جس سے اکثر اردو اخبارات نے ترجمہ کیا ہے۔ اس روئداد میں سے مصطفےٰ صغیر کے بیان کا وہ حصہ نقل کیا جاتا ہے۔ جسمیں اس نے ارکان سلطنت ترکی کی اس کوشش کو ظاہر کیا ہے جو وہ اپنی سلطنت کے خلاف کرتے ہیں۔ لکھا ہے کہ:۔

"ملزم نے اس تبلیغ واشاعت کی تفصیل بیان کی۔ جو قسطنطنیہ میں برطانیہ کے حق میں سلطان اور اس کی گورنمنٹ کے اراکین اور برطانی ایجنٹ بخری میں پھیلا رہے ہیں۔ اور جس کا مقصد یہ ہے کہ ترکی قومی تحریک کو بیخ وبن سے اکھاڑ کر پھینک دیا جائے۔

یہ "ترکی قومی تحریک" وہی ہے۔ جس کے متعلق ہندوستان کے مسلمانوں کے بعض لیڈروں نے اعلان کیا ہے کہ صرف یہی تحریک اب اسلام کی پشت پناہ ہے یا اگر انگریزوں نے اس سے جنگ کیا تو ہم باامن نہ رہینگے

پھر لکھا ہے:۔

"ملزم نے یکے بعد دیگرے ان لوگوں کے نام لئے جو یہی کام کر رہے ہیں۔ جو ملزم کر رہا ہے۔ ماہوار رقوم بھی بتائیں۔ جو ہر شخص وصول کر رہا ہے۔ انمیں سے اکثر مسلمان ہی تھے۔ حاضرین کے خوف واستعجاب کی کوئی حد نہ رہی۔ جب انکو معلوم ہوا کہ اس فہرست میں اعلیٰ مراتب ورسوخ کے قسطنطنیہ کے ترک بھی شامل ہیں" (پیسہ ۵ر جولائی)

کیا اس سے ظاہر نہیں کہ ترکی حکومت کے متعلق کشفی طور پر مسیح موعود کو جو کچھ دکھایا گیا وہ حرف بحرف پورا ہوا۔ اور ہو رہا ہے +

مسٹر گاندھی اور تشدد

مسٹر گاندھی نے تحریک عدم تعاون کے سلسلہ میں اسبات کا متعدد بار دعویٰ کیا ہے کہ وہ کسی حالت میں بھی تشدد سے کام لینے کو جائز نہیں سمجھتے۔ کیونکہ ان کا مذہب اسبات کی انہیں اجازت نہیں دیتا۔ اور اسکے ساتھ ہی یہ بھی کہتے رہے ہیں کہ مسٹر محمد علی اور شوکت علی طاقت اور قوت کے استعمال کو جائز سمجھتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی ایسا وقت آیا جب انہوں نے طاقت کا استعمال شروع کیا تو میں انکو چھوڑ کر جنگلوں میں چلا جاؤنگا۔ گویا قوت اور تشدد کا استعمال ان کے نزدیک ایسی بری بات ہے کہ اسکو کام میں لانیوالوں کے ساتھ وہ کسی قسم کا تعلق نہیں رکھنا چاہتے۔ اور ہر حالت میں قوت کے استعمال کو بُرا اور ناجائز سمجھتے ہیں۔ لیکن حال میں مسٹر گاندھی نے "ایک آسامی کسان کو" جو جواب دیا ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ وہ تشدد یا جسمانی طاقت محض گورنمنٹ کے مقابلہ میں استعمال کرنے سے مجتنب ہیں ورنہ دیگر ... پر روحانی طاقت پر ... طاقت کو ترجیح دیتے ہیں۔ چنانچہ اس کسان کے جواب میں انہوں نے کہا کہ:۔

"اگر مجھے طاقت حاصل ہوتی۔ تو میں ان تمام باغیچوں کو بند کر دیتا۔ جہاں کہ ان دو غلے بچوں کی موجودگی کہ ہندوستانی عورتوں کے خلاف جرائم کی موجودگی ثابت ہوتی" (بندے ماترم ۵ر جولائی)

ان الفاظ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ اس خرابی کو دُور کرنے کے لئے جو چاء کے باغیچوں میں ہندوستانی عورتوں کے متعلق پائی جاتی ہے جسمانی طاقت کے متمنی ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ طاقت حاصل ہو۔ تو اس کے ذریعہ اس خرابی کو دُور کریں کیا اس سے یہ سمجھا جائے کہ ایسی باغیچوں کو بند کرنے کے لئے مسٹر گاندھی کی روحانی طاقت جو بڑی بڑی سلطنتوں میں انقلاب پیدا کرنے کی تنہا کامیاب ذریعہ سمجھی جاتی ہے۔ ناکام ہو گئی۔ کہ ان کیلئے جسمانی طاقت کی خواہش کی جاتی ہے

مسٹر گاندھی کے بہت بڑی طاقت کے مقابلہ میں روحانی طاقت سے کام کرنے اور بہت چھوٹی طاقت کے مقابلہ میں جسمانی طاقت کے حاصل کرنے کی خواہش کرنے سے یہ خیال ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کے مقابلہ میں تشدد سے کام لینے کے نام سے کانوں پر ہاتھ ...

خطبۂ نکاح

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ)

۲۳ر جون ۱۹۲۱ء بعد نماز عصر حضور نے ایک نکاح کے موقعہ پر خطبہ مسنونہ کے بعد مندرجہ ذیل خطبہ ارشاد فرمایا۔ میں گلے کی تکلیف کی وجہ سے زیادہ نہیں بول سکتا۔ مگر پھر بھی انہی مضامین کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ جن کی طرف خطبہ نکاح میں توجہ دلائی گئی ہے۔

نکاح کیا ہے یہ ایک ایسا سوال ہے جو ہر شخص کے دل میں پیدا ہونا چاہیئے یہ بات نہ صرف انسانات میں ہی بلکہ حیوانات میں بھی۔ ذکور کا اناث کی طرف اور اناث کا ذکور کی طرف میلان ہے۔ بلکہ جوں جوں علوم ترقی کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حیوانات ہی میں نہیں۔ نباتات میں بھی یہ خواہش پائی جاتی ہے قرآن کریم نے یہ بات بتائی تھی۔ مگر لوگ اسکو نہ سمجھے اب سائنس سے یہ بات ظاہر ہوتی جاتی ہے جنہیں ابھی تک معلوم نہیں انہیں یہ نہیں کہ ہے نہیں بلکہ یہ کہ علوم ابھی تک انکی اصلیت سے ناواقف ہیں

یہ میلان اور یہ خواہش کیوں ہے۔ ہر انسان کے دل میں یہ سوال پیدا ہونا چاہیئے۔ کہ انسان حیوان۔ نباتات غرض سب میں یہ خواہش پائی جاتی ہے۔ یہ خواہش کیوں ہے؟ اسکے معلوم کرنے کا ذریعہ یہ ہے کہ اس کے نتیجہ پر غور کیا جائے جب نتیجہ پر غور کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ نتیجہ بقا ہے اگر اس کا نتیجہ بقا نہ ہو تو ساری دنیا فنا ہو جائے۔ ہر ایک جنس کی خواہش ہے کہ اگر وہ خود نہ رہے تو اس کا جانشین ضرور رہنا چاہیئے۔ ہر چیز چاہتی ہے۔ کہ وہ باقی رہے۔ اور یہ بات اسی وقت حاصل ہوتی ہے۔ جب دو چیزیں آپس میں ملیں۔ ہر چیز بقا چاہتی ہے اور بقا دو چیزوں کے ملنے کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے۔

یہ بقا انسان کو متوجہ کرتی ہے کہ اسکو حقیقی بقا حاصل ہو تب اسکی توجہ خدا کی طرف جاتی ہے۔ کوئی کہے کہ یہ خواہش تو کافر میں بھی ہے مگر اسکی زندگی کا مقصد یہیں تک ہے۔ لیکن مومن کہتا ہے کہ اصل زندگی موت سے گذرنے کے بعد حاصل ہوتی ہے اسی کیلئے رنج اور مصیبت یہ ہے کہ خدا سے دوری ہو۔

پس حقیقی بقا کیلئے اس طرح متوجہ کیا گیا ہے دنیا کے میل میں فنا ہے اور کچھ کھو دیا جاتا ہے۔ لیکن وہ میل جو خدا سے ہو وہ باقی رہتا

خطبۂ جمعہ

شعار اسلام کی پابندی کرو

از مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب

۸ر جولائی ۱۹۲۱ء

آیۃ شریفہ یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ۔ ولتنظر نفس ما قدمت لغد ج واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون ۝ ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانسٰھم انفسھم اولٰئک ھم الفٰسقون (پ ۲۸ ع ۶)

یہ جو آیتیں میں نے پڑھی ہیں۔ انہیں خدا تعالے نے انسان کو کس کی طرف توجہ دلائی ہے۔ پہلے ایمان والے کہکر مخاطب فرمایا۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ ایمان والے مخاطبوں میں سے ہے۔ پھر فرمایا کہ تقویٰ اختیار کرو۔ اور کل کے لئے تیاری کرو۔ اس سے بھی یہی پتہ لگتا ہے۔ کہ عمل کی طرف بلایا گیا ہے کیونکہ یہ دونوں باتیں عمل سے تعلق رکھتی ہیں۔

ان آیات میں اللہ کو بھلانے والا ہونے سے منع کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کس طرح بھلایا جاتا ہے اول تو وہ لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے منکر ہوتے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جو اعتقاداً تو اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں۔ مگر عملاً بھولے ہوئے ہوتے ہیں۔ شریعت نے انسان کو مطلق آزاد پیدا نہیں کیا۔ بلکہ اس کی ہر حالت اور ہر حرکت و سکون اور ہر کام کے لئے حکم رکھا ہے۔ ان تمام حالتوں کے احکام پر عمل کرنا خدا کو یاد کرنا ہے اور ان احکام پر عمل نہ کرنا خدا تعالیٰ کو بھلانا ہے۔ جو شخص خدا پر ایمان لاتا ہے۔ اور ان احکام پر عمل کرتا ہے۔ اسی کا نام فنا فی اللہ ہے۔ اور صوفیوں کے لفظوں میں اس طرح عمل کرنے والے کو سلطان الاذکار کا حامل کہتے ہیں۔ اور اسی مقام کے لئے صوفیانہ قول ہے کہ جو دم غافل وہ دم کافر۔

ایمان ایک لحاظ سے عمل سے بڑی چیز ہے ورنہ عمل کے لئے ایمان بطور تمہید کے ہے۔ پس عمل کے لئے ایمان ضروری ہے۔ ورنہ اصل میں مطلوب عمل ہی ہے جس طرح قانون قدرت کے قواعد ہیں۔ اگر کوئی شخص ان قوانین کو توڑیگا۔ تو لازماً اسکو نقصان اٹھانا پڑیگا۔ اسی طرح جو شخص پہلے خدا پر ایمان رکھیگا۔ پھر اسکو اگلے جہان پر بھی ایمان رکھنا ہوگا کہ وہاں ایک زندگی ملتی ہے۔ اور اس زندگی میں تندرست رہنے کے لئے ضروری ہے کہ ان قوانین کی خلاف ورزی نہ کرے۔ جو خدائے علیم وخبیر نے بیان فرمائے ہیں۔ ورنہ نقصان اٹھائیگا۔ پس عمل کے لئے پہلے ایمان ضروری ہے۔ مگر محض ایمان کوئی چیز نہیں۔

اسجگہ فرمایا کہ جو لوگ خدا کے ذکر کو بھلا دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انکو ان کے نفس بھلا دیتا ہے۔ اور آخر کار وہ لوگ فاسق ہو جاتے ہیں۔ فاسق کے معنے ہیں۔ خدا سے قطع تعلق کرنے والا۔ مطلب یہ ہے کہ اسوقت جب عمل سے بے پروائی اختیار کی جاتی ہے تو اعتقاد کے رنگ میں جتنا ایمان ہو وہ زائل ہو جاتا ہے۔

اس جگہ اس حدیث کے مضمون کی بھی تصدیق ہوتی ہے۔ جو محدثین بیان کرتے ہیں۔ کہ من تشبہ بقوم فھو منھم۔ جو شخص کسی قوم سے مناسبت پیدا کرتا ہے۔ وہ انہی میں شامل ہو جاتا ہے۔ انسان کا قاعدہ ہے۔ کہ وہ جس کی مناسبت اختیار کرتا ہے۔ دراصل اس کی عظمت کا قائل ہوتا ہے۔ یہ آیت اور حدیث ہمیں ادھر رہبری کرتی ہیں۔ کہ گمراہ لوگوں کی مانند اپنا طریق نہ بنائیں۔ مثلاً خاص قسم کے بال اور خاص قسم کی داڑھیاں وغیرہ۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہمارے سلسلہ کے ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضور جماعت میں بعض لوگ داڑھی منڈاتے ہیں۔ پہلے تو حضور خاموش رہے [illegible] پھر کہا کہ

شاید حضور نے سنا نہیں حضور نے فرمایا۔ اور مجھکو اچھی طرح یاد ہے کہ حضور نے اپنی ریش مبارک پر ہاتھ پھیر کر فرمایا کہ مولوی صاحب جس شخص کو یہ ایمان ہو گا۔ کہ میں خدا کا مسیح موعود ہوں۔ اور اس کے ایمان میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔ وہ ضرور بغیر میرے کہنے کے ڈاڑھی رکھیگا کیونکہ وہ دیکھیگا کہ جسکو وہ مسیح موعود مانتا ہے اس کے چہرہ پر ڈاڑھی ہے۔ پھر فرمایا کہ میری غرض بعثت یہ ہے کہ شریعت محمدیہ پر لوگوں کو قائم کروں۔ مگر عمل سے کرنا چاہتا ہوں۔ محض قول سے نہیں ؎

ایمان کی کمزوری کا نتیجہ عمل کی کمزوری ہوتی ہے مگر میں کہونگا کہ بعض باتیں شعار میں داخل ہوتی ہیں۔ شعار اصل میں نشانیاں ہوتی ہیں۔ مثلاً ہندوؤں میں کچھ ہندوانہ شعار ہیں بحیثیت مجموعی جب ایک شخص ان شعاروں کے ساتھ ہمارے سامنے آئیگا تو ہم پہچان لینگے کہ وہ ہندو ہے اسی طرح مسلمانوں کے بھی چند شعار ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ان شعار کو اختیار کریں۔ اگر ہم میں سے کسی میں وہ شعار نہ ہوں۔ تو یہ ایمانی کمزوری کا نتیجہ ہو گا ؎

میں اس سے زیادہ بولنا نہیں چاہتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضور کے خلفاء کے خطبے اور تقریریں موجود ہیں۔ جو بہت مختصر ہیں۔ ان میں خدا کی حمد و ثنا کے بعد ایک آدھ آدھ جملہ میں مطلب کی بات کہدی گئی ہے۔ لیکن آج کل لمبی بات کی طرف توجہ کی جاتی ہے۔ وجہ یہ ہے۔ کہ وہ زمانہ عمل کا تھا۔ اور آجکل لوگوں کو کان رس کا مرض ہے ؎

خدا تعالیٰ ہمیں اس مرض سے بچائے اور ہم باتوں ہی کی طرف نہ جائیں۔ بلکہ عمل کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم شریعت کے پابند ہوں۔ اور عملی زندگی اختیار کریں۔ اور ہم میں سے جس میں عمل کی کمزوری ہو وہ سمجھے۔ کہ اسمیں ایمان کی کمزوری ہے۔ اس حالت میں اگر اپنے آپ کو ایماندار کہیں گے۔ تو یہ ہمارے نفس کا دھوکا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کو کامل کرے۔ اور ہمارے نقصوں کو دور فرما کر ہمیں عمل میں بڑھنے کی توفیق دے۔ آمین

امام بیہقی کی کتاب الاسماء والصفات کے حوالہ کی حقیقت

عرصہ چار پانچ سال کا ہوا ہے۔ امرتسر کے ایک اہلحدیث مولوی کے ساتھ نزول مسیح کا ذکر ہو رہا تھا۔ میں نے کہا کہ حدیث میں آسمان سے نازل ہونے کا ذکر نہیں ہے۔ جس طرح پر قرآن میں رفع کے ساتھ الی السماء نہیں اس پر انھوں نے فرمایا تھا کہ امام بیہقی کی کتاب میں جس کا نام کتاب الاسماء والصفات ہے۔ حدیث نزول مسیح میں من السماء کا لفظ وارد ہے۔ جب سے اس کتاب کے دیکھنے کا کمال شوق دامنگیر رہا۔ آخر بارہ سال سنہ ۱۹۲۰ء میں جب میں کلکتہ میں تھا۔ وہاں کے شاہی کتب خانہ کی بہار لائبریری میں اس نام کی کتاب دیکھ کر بڑے اشتیاق سے نکلوا کر ورق گردانی شروع کی۔ آخر شکر ہے کہ وہ مقام بھی آیا۔ جس کی حقیقت یہ ہے کہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اسماء و صفات باری تعالیٰ کے بیان میں ایک موقعہ پر یہ ثابت کرنے کے لئے کہ خداوند کریم آسمان پر ہے۔ حدیث نزول مسیح علیہ السلام سے بھی استدلال کیا ہے۔ اور لطف یہ کہ کوئی نئی حدیث کسی نئے سلسلہ واسناد سے ثبوت میں نہیں لکھی ہے۔ بلکہ خاص بخاری ہی کے حوالہ سے حدیث نزول مسیح کو لکھ دیا ہے وانّ ھذا لشئ عجاب۔

اگر امام موصوف بخاری کا حوالہ نہ دیتے جب تو ہمارے مخالف مولوی صاحبان کو حق تھا کہ وہ ایک نایاب نہیں بلکہ کمیاب کتاب کا حوالہ دیکر ہی تھوڑی دیر کے لئے اپنے معتقدین کو خوش کر دیتے۔ لیکن اب تو بحث اسمیں ہے کہ آیا بخاری کی حدیث نزول میں من السماء کا لفظ متن حدیث شریف میں وارد ہے یا نہیں۔ جہانتک مجھ عاجز کو مختلف مطابع ہند و مصر کی بخاریاں اور مشکوٰۃ شریف معہ شرح و ترجمہ شدہ کے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے اور علاوہ ازیں جہاں تک مخالفین کی متواتر تقریر و تحریر کو دیکھنے سننے کا موقعہ ملا ہے۔ آج تک کسی اہلحدیث یا حنفی نے یہ دعویٰ نہیں کیا۔ کہ بخاری شریف کے کسی قدیم یا حال کے قلمی یا مطبوعہ نسخہ میں حدیث نزول المسیح علیہ السلام میں من السماء کا لفظ بھی موجود ہے۔ باوجودیکہ خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کی طرف سے ایک عرصہ مدید سے انعامی اشتہارات اسی مطالبہ کے لئے شائع بھی ہو چکے ہیں۔ لیکن مخالفین کی طرف سے کوئی جواب باصواب اب تک دید شنید میں نہیں آیا۔

پس اے مولوی صاحبان! مانا کہ کتاب الاسماء والصفات میں الفاظ من السماء موجود ہیں۔ لیکن افسوس کہ وہاں پر بھی یہ حدیث بخاری کے حوالہ سے مرقوم ہے اور بخاری کے کسی نسخہ میں من السماء کا لفظ موجود نہیں۔ پھر فرمائیے۔ اس غلط حوالہ سے آپ کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ اب یا تو بخاری سے نزول مسیح والی حدیث میں من السماء کے الفاظ نکال کر دکھلاؤ یا اسے امام بیہقی علیہ الرحمۃ کے سہو و سبقت قلم پر محمول کرو۔ یا یہ تسلیم کرو کہ کسی نادان نے یہ الفاظ بعد میں داخل کر دیئے۔

یاد رہے۔ کہ یہ نسخہ کتاب الاسماء والصفات کا قلمی نہیں۔ بلکہ مطبوعہ الہ آباد ہے۔ جس صاحب کو میرے بیان کی تحقیق منظور ہو۔ وہ کلکتہ میں خود جا کر یا کسی مولوی صاحب کی معرفت بہار لائبریری میں سے نسخہ نکلوا اور بچشم خود ملاحظہ فرما کر اپنی تسلی کرے چونکہ اس حوالہ پر ہمارے بعض مخالفین کو بڑا ناز تھا اس واسطے اس کی حقیقت کا اظہار ضروری جان یہ چند سطور ہدیہ ناظرین کر دی ہیں۔ وما علینا الا البلاغ

خاکسار خادم حسین۔ کوہ کسولی۔

ایک امری یا حافظ قرآن

ملازمت کا خواہشمند ہے۔ اگر کسی احمدی بھائی یا انجمن کو ایسے شخص کی خدمات کی ضرورت ہو تو امور عامہ سے خط و کتابت کریں۔ بچوں کو قرآن حفظ کرانے اور معمولی تعلیم دلانے کے لئے یہ حافظ صاحب انشاء اللہ مفید ہونگے اور تبلیغ کا بھی کام کرینگے۔

ناظر امور عامہ قادیان دار الامان

مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ کی گفتگو

اخبار "افریقن منیجر" کے قائمقام سے

اخبار "افریقن منیجر" کے قائمقام سے جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ کی جو گفتگو ہوئی ۔ اور جسے اخبار مذکور نے اپنے ۵ مئی کے پرچہ میں شایع کیا ہے ناظرین اخبار کی خاطر ذیل میں ترجمہ کر کے درج کی جاتی ہے ۔ (ایڈیٹر)

ایک مکالمہ میں جو کہ ایک گھنٹہ کے بیشتر حصہ میں ہوتا رہا ۔ مسٹر عبدالرحیم صاحب نے ہمیں سلسلہ احمدیہ کے اصول سمجھائے ۔ اور اس ملک میں آنے کا اپنا مقصد بیان کیا ۔ مسٹر نیرؔ پچاس اور پچپن برس کے درمیان عمر کے آدمی ہیں ۔ جسم پتلا ہے ۔ اور شکل و شباہت سے اعلیٰ خیالات کا پتہ لگتا ہے ۔ ان کے انداز و اطوار نہایت دلاویز ہیں گفتگو بھی نہایت موثر پیرایہ رکھتی ہے ۔

انہوں نے فرمایا کہ میں آپ کے پرچے کی روش کو بہت پسند کرتا ہوں ۔ آپ لوگ میانہ روی سے درشتی کی نسبت زیادہ مفید کام کر سکتے ہیں ۔ تو ایک جماعت معترضہ تھا اب میرے مقصد کی نسبت سنئے ۔ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک فرد ہوں ۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ایک تجدید شدہ اسلامی فرقہ ہے ۔ جماعت احمدیہ اور دیگر اسلامی فرقوں میں جو اصولی اختلافات ہیں ۔ انہیں سے چند ایک یہ ہیں ۔ ہم اس حکومت کے باہر جس میں کہ ہم رہتے ہوں کسی کو خلیفہ نہیں مانتے ۔ شہنشاہ معظم جارج ہمارے دنیاوی بادشاہ ہیں ۔ اور احمدیہ جماعت کے سردار (حضرت خلیفۃ المسیح ثانی) رُوحانی خلیفہ ہیں ۔ ہم حجاز افغانستان اور ٹرکی والوں میں سے کسی کو اپنا روحانی خلیفہ نہیں مانتے غیر احمدی مسلمان ایک خونی مہدی اور مسیح کی آمد کے منتظر ہیں ۔ جو کفار کو بزور مسلمان کریگا ۔ مگر ہم یہ ایمان رکھتے ہیں ۔ کہ اسلام کے معنے صلح کے ہیں ۔ اور اسلام صلحکاری کا مذہب ہے ۔ اسلئے کوئی مسیح یا مہدی

ہاتھ میں تلوار لئے نہیں آسکتا ۔ جس نے آنا تھا ۔ وہ آچکا اور ابن مریم علیہ السلام کی طرح جو پہلے مسیح تھے ۔ اور یہودیوں کی امیدوں کے خلاف آئے تھے ۔ ایک روحانی بادشاہ بن کر ملک ہندوستان صوبہ پنجاب میں تشریف لایا ۔ ہم ان تمام بری رسموں کو جو مسلمانوں میں آگئی ہیں ۔ چھوڑ رہے ہیں ۔ اور لوگوں کو حتی الامکان سادہ زندگی بسر کرنے کی ہدایت کرتے ہیں ۔

ہم اسلام کی تبلیغ اس کی خوبیاں بیان کرکے کرتے ہیں ۔ اور نہ صرف حضرت عیسےٰ علیہ السلام ۔ حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں بلکہ یہ بھی مانتے ہیں کہ بنی نوع انسان نے ہر ملک اور ہر زمانہ میں انبیاء کی بعثت کا شرف پایا ۔ مثلاً میرے نزدیک حضرت کرشن کی مرلی دریائے جمنا کے کنارے ایسی ہی دلاویز تھی ۔ جیسا کہ محبت کا وہ ترانہ جو حضرت یسوع مسیح نے دریائے یردن کے کنارے گایا اسی طرح بدھا کا نروان کی تبلیغ کرنا مجھے ایسا ہی پیارا معلوم ہوتا ہے ۔ جیسا کہ کنفیوشش کا چین میں مسئلہ Reciprocity کی تعلیم دینا ۔ وہ روشنی جو زرتشت نے دیکھی ۔ میرا دل ویسے ہی لبھاتی ہے ۔ جیسا کہ وہ نورانی پیغام جو فاران پر نازل ہوا جب رب الافواج مع دس ہزار قدوسیوں کے وہاں جلوہ گر ہوا ؎

یہ معلوم کرکے کہ یہاں کے مسلم ناتعلیم یافتہ اور جاہل ہیں ۔ اور جماعت احمدیہ لیگوس کی طرف سے درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح قادیان نے یہ فیصلہ کیا ۔ کہ یہاں کے لوگوں کو تعلیم دینے کے لئے اور انہیں ان کی کمزوری اور اس بھلائی کا جو ان کے حاکم ان کے لئے کر رہے ہیں ۔ احساس پیدا کرنے کے لئے تاکہ بجائے اس کے کہ وہ دوسری حکومتوں کی امداد پر تکیہ کئے رہیں ۔ اور بے فائدہ شورش میں لگے رہیں ۔ وہ اپنی حالت سنوارنے میں مصروف ہوں اور اپنے اہل وطن کی بہتری میں کوشاں ہوں ۔ ایک مشنری بھیجا جاوے ۔ اور مجھے یہاں کے لئے منتخب کیا گیا ۔ قصہ کوتاہ میرا مقصد یہ ہے ۔ کہ مسلمانوں کو

از سر نو مسلمان بنایا جاوے ۔ لفظ مسلم کے معنے الٰہی اور انسانی قانون کی پابندی کرنے والے کے ہیں ۔

میرا مقصد کسی دوسرے مذہب کی عداوت نہیں سمجھا جانا چاہیئے ۔ کیونکہ بغیر حضرت عیسیٰ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو سچا ماننے کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت احمد علیہ السلام پر ایمان ہو ہی نہیں سکتا ۔

بڑے بڑے سوالات جن کے بارہ میں یہاں لوگ مجھ سے دریافت کرسکتے ہیں ۔ مندرجہ ذیل ہیں (۱) مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی (۲) حضرت یسوع مسیح کی قبر (۳) اسلام اور تلوار (۴) اسلام اور دیگر مذاہب میں اختلافی مسائل اور روحانی تربیت اور اسلام میں تصوف ۔

یہاں مسٹر عبدالرحیم صاحب نیرؔ نے تھوڑی دیر سکوت کیا اور پھر فرمایا "جماعت احمدیہ مسلمہ طور پر ایک امن پسند جماعت ہے ۔ پنجاب کی شورش اور دیگر ہنگاموں کے دنوں میں یہ جماعت اپنے مقدس سردار کے ماتحت تمام مخل امن تحریکوں سے علیحدہ رہی ۔ یہانتک کہ مراسلات حکومت ہند میں بھی اس بات کا اقرار کیا گیا" اس کے بعد بہت جوش میں آکر انہوں نے کہا کہ "ہند میں ہمیں بہت دُکھ دئے جاتے ہیں ۔ اور صرف گورنمنٹ برطانیہ کا ہاتھ ہمیں دوسرے فرقوں کے ظلم سے بچاتا ہے ۔ ہم ایسے لوگوں کے ناشکر گذار کیونکر ہو سکتے ہیں ۔ جو کہ ہماری حفاظت کرتے ہیں ۔ محسن کُشی سب سے بڑی ناشکری ہے ۔

بطور ایک ایسے شخص کے جسے فرانس ۔ اٹلی ۔ جرمنی اور ممالک غیر کی حکومتیں دیکھنے کا موقعہ ملا ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ باوجودیکہ بعض اوقات بعض افراد غلطی کرجاتے ہیں ۔ مگر پھر بھی یہ حکومت سب سے زیادہ قانون پسند اور اعلیٰ ہے ۔ امریکہ جو کہ اتنی ترقی کا دعویدار ہے ۔ اپنے ملک کے سیاہ فام باشندوں کو دیگر قسم کی رعایا کے مظالم سے بچا نہیں سکا ۔ لیکن انگلینڈ میں ایسا نہیں " اس موقعہ پر جوش سے انکی آواز کانپنے لگی ۔ کہا میں خوشامدی نہیں ہوں ۔ بلکہ ایک مسلمان مبلغ ہوں ۔ جو ہر وقت اپنی جان ہتھیلی پہ لئے پھرتا ہے ۔ اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا ۔ اور میں جو کچھ کہہ رہا ہوں تہِ دل سے خلوص کے ساتھ اس براعظم والوں کی محبت کے لئے کہہ رہا ہوں ۔ جس نے اسلام کو

29

دو کتابوں پر جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے کا ریویو

اسلام و گرنتھ صاحب اس نام کا رسالہ جناب ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی اے قادیان نے حال میں شایع کیا ہے۔ سکھ صاحبان عام طور پر اس بات کا مطالبہ کرتے رہتے ہیں کہ گورو نانک صاحب کا مسلمان ہونا گرنتھ صاحب سے ثابت کیا جائے۔ اس مطالبہ کا جواب ماسٹر صاحب موصوف نے اپنے اس رسالہ میں دیا ہے جس میں کہ انہوں نے سکھ قوم پر ایک پہلو سے اتمام حجت کیا ہے۔ گورو صاحب کا نماز اور روزہ کا پابند ہونا شفاعت نبوی کا اقرار کرنا اور آنحضرتؐ کی پیروی کو اکیلا ذریعہ نجات کا ماننا اور درود پڑھنے والے کو بابرکت اور نجات یافتہ تسلیم کرنا حوالجات گرنتھ صاحب سے ثابت کر کے دکھایا ہے۔ پھر گورو صاحب کا دوسرا نکاح ایک نیک مسلمان کے گھر ہونا ثابت کیا ہے جس سے گورو صاحب کا مسلمان ہونا صاف ثابت ہے۔ کیونکہ یہ بعید از قیاس بات ہے کہ ایک مسلمان اپنی لڑکی ہندو کو دیدے۔ مزید برآں گورو صاحب کا مکہ معظمہ کا حج کرنا بھی یہی ثابت کرتا ہے یہ ایسے صریح دلائل ہیں کہ کوئی سعید روح اب اس بات کو قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتی کہ گورو صاحب اچھے مسلمان تھے۔

ماسٹر صاحب نے ہمارے ہاتھوں میں یہ ایسا ہتھیار دیدیا ہے کہ جس کی مدد سے بآسانی سکھ مذہب پر فتح پا سکتے ہیں۔ چاہیئے کہ بغرض تبلیغ یہ رسالہ کثیر تعداد میں خالصہ بھائیوں میں تقسیم کیا جائے۔ قیمت ۲؍ ہے۔ ۵؍ کے ٹکٹ ارسال کرنے سے ایک کتاب مل سکتی ہے۔

وفات عیسیٰ مذکورہ بالا نام کا رسالہ مصنفہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی اے قادیان میری نظر سے گذرا حسب عادت ماسٹر صاحب موصوف نے اس رسالہ میں مسئلہ وفات حضرت عیسیٰ پر ہر پہلو سے اور بہت ہی آسان عبارت میں مفصل بحث کی ہے۔ مخالفین اور طالبان حق دونوں گروہ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اگر سوچا جاوے تو در حقیقت مسیح موعود پر ایمان لانے کے واسطے وفات مسیح کو تسلیم کر لینا پہلا زینہ ہے۔ وفات عیسیٰ سے نہ صرف غیر احمدیوں کو حق کی طرف بلا سکتے ہیں۔ بلکہ عیسائی دنیا کا فتح کرنا بھی اسی مسئلہ سے شروع کرنا چاہیئے۔ جماعت ۳۲

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

یا الٰہی خیر
اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

یہ سرمہ بہت مفید اور مجرب ثابت ہو چکا ہے۔

یہ سرمہ ابتدائی جالا، پھولا، دھند، ابتدائی موتیا بند سرخی اور پانی بہنے کے لئے بہت مفید ثابت ہوا ہے جس کی آنکھیں موسم گرما میں دکھنے آئی ہوں یا لگر سے لگ گئے ہوں یا نظر بڑھانی غرض ہو از حد مفید ہے۔ آپ نمونہ کے طور پر ایک تولہ تک خود منگوا کر تجربہ کر لیں اگر مفید ثابت نہ ہوا۔ سرمہ واپس کر کے اپنی قیمت طلب کر لیں۔ قیمت واپس کی جائیگی۔

قیمت اصلی ممیرا پانچ روپے فی تولہ اور ممیرے کا سرمہ عہ فی تولہ

سِت سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا۔ عبارت یہ ہے:۔

مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس۔ دق و شیخوخیت۔ فساد بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ۔ مثانہ و سلسل البول و بیبوست و ہر ایک قسم کے درد و درد مفاصل وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

قیمت قسم اول عہ قسم دوم ۸؍ فی تولہ ہے

المشتہر
احمد نور کابلی۔ مہاجر سوداگر قادیان پنجاب

ازار بند ریشمی ۲؍

پٹیالہ کے ازار بند جو اپنی نفاست خوبی اور خوبصورتی میں شہرہ آفاق ہیں۔ اور اسی وجہ سے دور دور ملکوں تک مشہور اور بطور تحفے کے بھیجے جاتے ہیں۔ گول اور چوڑی ہر طرح بندھی ہوئی قابل دید نہایت ہی خوشنما جالیدار پھول بوٹوں سے مزین ریشمی ازار بند کھاتہ گنگنی قسری کے علاوہ مستورات کے پہننے کے لائق موتیوں کے سنہری کٹوریوں والے نہایت اعلیٰ درجہ کے خوشنما جڑاؤ زیورات جن کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے مثلاً پہنچیاں۔ گلوبند۔ کنٹھے۔ چندن ہار سر میں ڈالنے کی نہایت نفیس ڈوریاں۔ چنور۔ چوٹیاں۔ بسوہے وغیرہ جن کو عورتیں بڑے شوق سے استعمال کرتی ہیں ہر ایک رنگ اور ہر قسم کا مال نہایت عمدہ اور بارعایت آرڈر کے مطابق روانہ کیا جاتا ہے۔ نرخ طلب کرنے پر روانہ ہوگا۔ مزید حالات کیلئے آدھ آنے کا ٹکٹ روانہ کرو۔ جو مال آپکو درکار ہو۔ ہم کو ضرور لکھیں۔ کام فائدہ کے ساتھ ہوگا۔

پتہ:۔ مینیجر ایم ہاشم اینڈ کمپنی مالکان کارخانہ ازار بند ریشمی اینڈ جنرل مرچنٹس پٹیالہ۔ پنجاب۔

جرمن ۲؍

کے مشہور و معروف میکر کی بنی ہوئی سلائی کی گذر ہر مشین پھر کیدار جو تعداد میں ۶۰۰ ہر روز مکمل طیار ہوتی ہے۔ جس کے پرزے پائیدار اور اعلیٰ کام دینے والے درزیوں کے لئے نہایت پسندیدہ جنہیں ہر ایک قسم کے کپڑے سینے والی الگ الگ نمبر کی سوئی اور رہنما کتاب۔ بمفصلہ ذیل پتہ سے ارزاں مل سکتی ہے۔ جواب طلب امور کے لئے ۱؍ کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔

نور الدین شیر محمد تاجران قادیان دارالامان

تشحیذ ماہ اگست قابل دید ہوگا

کیونکہ اسمیں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری و سید محمد اسحٰق صاحب کا مباحثہ تحریری چھپے گا۔ (مینیجر تشحیذ)

ایک ضروری اعلان

قادیان میں سکنی زمین لینے والے توجہ فرماویں

میں اس اعلان کے ذریعہ تین قسم کے احباب کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں:-

اول وہ احباب:- جو قادیان میں سکنی زمین لینا چاہتے ہیں۔ انکو اطلاع دیجاتی ہے کہ چونکہ اب بفضلہ تعالیٰ قادیان کی آبادی بہت ترقی کر رہی ہے۔ اسلئے اسبات کی مستقل ضرورت پیش آرہی ہے کہ نئی آبادی کے متعلق ایک کمیٹی بنادی جائے جو نئی آبادی کا نقشہ سڑکوں اور گلیوں کی تقسیم بازاروں اور چوکوں کا تعین۔ مساجد اور کنوؤں کی جگہ کا تقرر۔ نالیوں اور پانی کے بہاؤ کا فیصلہ کریں۔ اور اپنی زیر نگرانی نئی آبادی کو چلائیں۔ اب تک یہ کام سرسری طور پر ہماری معرفت ہوتا رہا ہے۔ لیکن کام چونکہ بہت بڑھ گیا ہے اور پیچیدہ ہو رہا ہے۔ اس لئے ایک سب کمیٹی کا بنایا جانا نہایت ضروری ہے اس کمیٹی میں ایک اوورسیر ایک ڈاکٹر اور ایک تجارت پیشہ صاحب بھی ہونگے۔ اسلئے ضروری ہے کہ اب ایک عرصہ تک جب تک ان امور کا تصفیہ نہ ہو جائے آیندہ فروخت اراضی کا کام روک دیا جائے۔ لیکن چونکہ کچھ زمین جس کا نقشہ تجویز ہو چکا ہے ابھی قابل فروخت باقی ہے اور بعض احباب بہت جلد زمین خریدنے کی خواہش رکھتے ہیں اسلئے بذریعہ اعلان ہذا ان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ بہت جلد اپنی درخواستیں معہ رقبہ مطلوبہ و قیمت ارسال فرماویں اس موجودہ رقبہ کے ختم ہو جانے کے بعد جب تک نیا انتظام قائم نہ ہو جائے۔ زمین نہیں مل سکیگی۔ نیز یہ یاد رکھیں کہ محض درخواست پر زمین نامزد نہیں کیجا سکتی۔ پوری قیمت ساتھ آنی چاہیئے۔ قیمت محلہ دارالفضل میں ساڑھے بارہ روپیہ فی مرلہ اندرون محلہ اور پندرہ روپیہ فی مرلہ بر لب سڑک کلاں جو موضع کھارہ کو جاتی ہے۔ اور اگر کسی صاحب نے سالم کا سالم کھیت لینا ہو اور اپنی مرضی کے مطابق راستے چھوڑنے ہوں تو دس روپیہ فی مرلہ قیمت ہوگی۔ محلہ دارالرحمت میں احمدیہ سٹورز کے پاس یعنی قادیان کی آبادی کے بالکل قریب حسب موقعہ فی مرلہ ۳۰؎ و ۳۵؎ و ۲۵؎ و ۲۰؎ روپیہ۔

دوم وہ احباب:- جو زمین لینا کر چکے ہیں۔ لیکن ابھی انہوں نے پوری قیمت ادا نہیں کی۔ انکو اطلاع دی جاتی ہے کہ جیسا کہ کئی دفعہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ اور بذریعہ خطوط بھی اطلاع دی جا چکی ہے۔ جب تک پوری قیمت وصول نہ ہو جائے کوئی ٹکڑا کسی صاحب کے واسطے روکا نہیں جا سکتا۔ کیونکہ اس سے شکایت پیدا ہوتی ہے۔ پس اگر وہ زمین لینا چاہتے ہیں۔ تو فوراً اپنی اپنی بقیہ قیمت ادا فرماویں ورنہ مطلع رہیں کہ آج کی تاریخ یعنی ۲۸ر جون ۱۹۲۱ء سے ایک ماہ کے بعد ان کا کوئی حق نہیں رہے گا۔ اور زمین دوسرے درخواست کنندگان کو دیدی جائیگی۔ براہ مہربانی اس قاعدہ سے کوئی صاحب اپنے آپ کو مستثنےٰ تصور نہ فرماویں۔

سوم وہ احباب۔ جو زمین لے چکے ہیں۔ اور قیمت بھی پوری ادا فرما چکے ہیں۔ لیکن تا حال انھوں نے مکان نہیں بنایا۔ انکی خدمت میں لکھا جاتا ہے۔ کہ ان کا زمین خرید کر مکان نہ بنانا کئی طرح سے نقصان دہ ثابت ہو رہا ہے۔ اول دور دور مکانات ہونے کی وجہ سے کہ درمیان میں جگہ خالی رہتی ہے۔ اور الگ الگ مکان بن رہے ہیں۔ آئے دن چوری کی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ اور منتشر آبادی کی وجہ سے حفاظت کا انتظام بھی مشکل ہو رہا ہے۔ دوسرے جب کوئی نیا مکان بنتا ہے۔ تو چونکہ اس کی جگہ کے تعین کے لئے دور سے نشان نکالکر لانا پڑتا ہے۔ اسلئے بسا اوقات غلطی ہو جاتی ہے۔ اور سارا نقشہ خراب ہو جاتا ہے سوم موجودہ صورت منظر کے لحاظ سے بھی نہایت بدنما ہے۔ اسلئے ایسے احباب کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اپنی خالی زمینوں میں جلد مکانات تعمیر کروائیں۔ اخراجات تعمیر دن بدن گراں ہو رہے ہیں۔ اور اگر کچھ توقف ہو۔ تو کم از کم اتنا تو فوراً کروا دیا جائے کہ اپنی جگہ کی چار دیواری کروا دی جائے۔ اور اس کے بعد جلد مکان بنوا لیا جائے ورنہ نظارت امور عامہ کو انتظامی طور پر اسکے متعلق کوئی کارروائی کرنی پڑیگی۔ کیونکہ موجودہ صورت بہت تکلیف دہ ہے۔ اور آیندہ زمین خریدنے والے بھی نوٹ فرمالیں کہ صرف ان احباب کو زمین دی جائیگی۔ جنھوں نے جلد مکان تعمیر کرانا ہو۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد۔ قادیان

ہندوستان کی خبریں

مسٹر محمد علی کی معافی

کراچی کی خلافت کانفرنس میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے مسٹر محمد علی نے اپنے معافی نامہ پر طویل بحث کی۔ اور کہا کہ گورنمنٹ نے اس بارے میں بدنام کرنے کے لئے جس بے تابی کا اظہار کیا ہے۔ اس کی نظیر اس سے پہلے نہیں ملتی۔ یہ معافی نامہ عام پبلک کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ اور اگر افرادی اشخاص کا نام لینے کی اجازت نہیں ہے تو اس کا روئے سخن پنڈت مدن موہن مالوی تھے۔ جو افغان حملہ کے متعلق طرح طرح کے اندیشے ظاہر کرتے تھے۔ یہ معافی نامہ صرف امن شکنی کے متعلق تھا کسی خاص تقریر کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ ہم گورنمنٹ سے کبھی معافی نہیں مانگ سکتے۔

مستورات لاہور کی کانگرس کا جلسہ

سٹی کانگریس کمیٹی لاہور کی عورت ممبروں کا ایک جلسہ ۸ر جولائی کوچہ پشاوریاں سوتر منڈی میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدر شریمتی شرلا دیوی جی نے ایک نہایت فصیح تقریر کی۔ سٹی کانگریس کمیٹی (استری سیکشن) کے عہدہ داروں کا انتخاب ہوا۔ شریمتی سرلا دیوی صدر قرار پائیں۔ کرشنا کماری سنتانم سکریٹری منتخب ہوئیں۔ جلسے میں بعض عورتوں نے وعدہ کیا کہ آئندہ کھدر کے سوا اور کوئی کپڑا نہیں پہنیں گی۔

سرحد پر انگریزی سپاہ کا نقصان

شملہ کی سرکاری اطلاع ہے۔ کہ ۲۹ر جون کو بایوسینا کے قریب غنیم نے حملہ کیا۔ ایک کمپنی جنڈولہ سے زرہ پوش گاڑی اور لوئس توپیں دے کر بھیجی گئی۔ غنیم کی جماعت زیادہ اور زیادہ محفوظ تھی۔ اور مزید سپاہ کے بغیر کچھ نہ بن سکتا تھا۔ چنانچہ واپس ہٹ آئی۔ بدقسمتی سے ہمارا نقصان زیادہ ہوا۔ ہماری صرف دو رائفلیں غنیم کے ہاتھ لگیں۔ لفٹنٹ کرنل شرلاک کمانڈر اور ایک کپتان سجندر اور ۱۵ ہندوستانی چھوٹے چھوٹے عہدہ دار ہلاک ہوئے۔ ایک برطانی افسر اور دو ہندوستانی چھوٹے عہدہ دار زخمی ہوئے۔

سوامی بھاسکر تیرتھ معافی منگاتے خود قید ہو گئے

شاہجہانپور میں ۴ر جولائی کو سوامی جی بھاسکر تیرتھ آئے اور بہادر گنج میں آپ کا لیکچر ہوا۔ آپ پر زیر دفعہ ۱۴۴ تعزیرات ہند نوٹس جاری کیا گیا جسے آپ نے لینے سے انکار کر دیا۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ شاہجہانپور کے نام نوٹس بھیجا کہ تم میرے خادم ہو۔ مجھ سے چوبیس گھنٹہ کے اندر معافی مانگو۔ اور لیکچر دیکر رات کی گاڑی سے آپ لکھنؤ واپس چلے گئے۔ جہاں کلکٹر نے وارنٹ زیر دفعہ ۱۸۸ ان پر نکالا۔ اور آپ کو لکھنؤ سے زیر حراست پولیس ۹ر جولائی کو شاہجہانپور لایا گیا۔ پبلک کئی ہزار کی تعداد میں سٹیشن پر آپ کا خیر مقدم کرنے کے لئے موجود تھی۔ سٹیشن کے پھاٹک پر مسلح پولیس کا پہرہ تھا۔ سٹیشن کے باہر پانچ چھ ہزار کے قریب خلقت تھی۔ مقدمہ جیل میں ہوا۔ اور سوامی جی کو ایک ماہ قید محض کی سزا دیگئی۔ انھوں نے کل سے کھانا نہیں کھایا۔

انگورہ سے جنگ ہوئی تو ہندوستانی مسلمان قانون کی نافرمانی کرینگے

کراچی ۱۱ر جولائی۔ خلافت کانفرنس نے کئی ریزولیوشن پاس کئے ہیں جنمیں ایک یہ تھا کہ اگر گورنمنٹ انگورہ کے ساتھ برطانیہ کی جنگ چھڑ گئی تو ہندوستانی مسلمان قانونی نافرمانی شروع کر دینگے۔ اور آئندہ اجلاس کانگریس میں جو بمقام احمد آباد منعقد ہوگا کامل آزادی کا اعلان کر دینگے۔

حکومت افغان اور بولشویک

لاہور ۷ر جولائی۔ افغانستان سے آنیوالے مسافروں سے معلوم ہوا ہے کہ کابل میں اس کے متعلق گرم افواہ ہے کہ حکومت افغانستان اور بالشویکوں کے درمیان تنازعہ ہو گیا ہے۔

ہندوؤں اور مسلمانوں کا فساد

بیان کیا جاتا ہے کہ شاہجہانپور میں ہندوؤں اور مسلمانوں میں کشمکش ہو گئی ہے۔ خاکروبوں نے اور دایوں نے ہندوؤں سے مقاطعہ کر لیا ہے۔ ہندوؤں نے ڈپٹی کمشنر کے پاس ایک عرضداشت بھیجی ہے۔

علی گڈھ میں سخت قانون

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ علی گڈھ نے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے ماتحت مارشل لا کے رنگ کا ایک حکم جاری کیا جسمیں پبلک امن و امان اور سلامتی جان و مال کا خطرہ ظاہر کر کے یہ لکھا ہے کہ میں ای۔ ایس۔ لڈیارڈ ایم۔ اے۔ آئی۔ سی۔ ایس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ علی گڈھ اس حکم کے ذریعہ باشندگان علی گڈھ کو مطلع کرتا ہوں کہ کوئی شخص شہر کی گلیوں اور حدود میونسپل کمیٹی میں سورج چھپنے کے بعد سے پھر نکلنے تک نہ چلے پھرے۔ اور صبح سے شام تک پانچ یا اس سے زیادہ اشخاص کا کوئی مجمع خلاف قانون شہر کے گلی کوچوں اور حدود میونسپلٹی میں نہ پھرے۔ یہ حکم آج کی تاریخ سے ایک ماہ تک جاری رہیگا۔

لاٹھیوں کے بھرے ہوئے یکے علیگڈھ کو

کمشنر صاحب آگرہ نے فسادات علیگڈھ کے متعلق جو رپورٹ شائع کی ہے۔ اسمیں مذکور ہے کہ جس وقت فساد کی خبر سول لائنز میں پہنچی۔ تو ہجوم کو مسلح کرنے کے لئے لاٹھیوں کے بھرے ہوئے یکے بھیجے گئے۔

نیشنل مسلم یونیورسٹی کا اخراج

علی گڈھ ۱۲ر جولائی۔ واقف کار حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس امر کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ کہ مسٹر محمد علی کی نیشنل مسلم یونیورسٹی کو علی گڈھ سے خارج کر دیا جائے۔

پنڈت مالوی جی کے لڑکے کو گورنمنٹ کی تنبیہ

الہ آباد۔ ۱۲ر جولائی۔ پنڈت کرشنا کانت مالوی ایڈیٹر "ابھیودیہ" کو گورنمنٹ نے ایک مضمون بعنوان "مسٹر ہارکورٹ بٹلر تمہارے پاس کیا جواب ہے" کی نسبت جو پنڈت موتی لال نہرو کا اعلان تعلیم کرنے کے جرم میں بمقام پرتاب گڈھ لڑکوں کو جیل میں بھیج دینے کے متعلق تھا۔ فہمائش کی ہے۔ پنڈت صاحب نے جواب میں لکھ بھیجا ہے۔ کہ مضمون مذکور میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس پر میں اظہار ندامت کروں یا واپس لوں۔ اور میں اس فہمائش کو جائز تسلیم نہیں کرتا۔

سال میں یونیورسٹی کے دو دفعہ امتحان

مدراس ۱۲ر جولائی۔ مدراس یونیورسٹی عنقریب اس معاملہ پر غور کرنیوالی ہے۔ کہ سال میں دو دفعہ امتحانات ہوا کریں۔

ممالک غیر کی خبریں

ولایت کا سب سے کثیر الاشاعت اخبار ڈیلی میل ولایت کے روزانہ اخبارات میں سب سے کثیر الاشاعت اخبار ہے ۱۲ بڑے سفید کاغذ کے صفحات کا یہ اخبار صرف ایک آنہ قیمت میں فروخت ہوتا ہے۔ اخبار مذکور کے ایڈیٹوریل اخراجات ۶۰ ہزار روپیہ ہفتہ وار یا ایک لاکھ ۸۰ ہزار روپیہ ماہوار ہیں۔ اور اخبار کی تیاری میں ۸۰۰ آدمی کام کرتے ہیں جنہیں رپورٹر پرنٹر۔ ڈسٹری بیوٹر وغیرہ شامل ہیں۔

اخبار کے چھاپنے کے لئے سال بھر میں ۹ لاکھ روپیہ کی سیاہی خرچ ہوتی ہے۔ اور باعتبار وزن ساڑھے ۱۷ ہزار من صرف ہو جاتی ہے۔

اور تو کیا اخبار کے پارسل باندھنے کے لئے سال بھر میں ایک لاکھ ۵ ہزار روپیہ کی رسی درکار ہوتی ہے تنخواہ ادا کرنے اور نقدی کا حساب رکھنے کے لئے ۱۰-۱۲ خزانچی دن بھر مصروف رہتے ہیں۔ ۲۸ اعلیٰ درجہ کے اکونٹنٹ حساب رکھتے ہیں اور ۴۲ موٹریں اخبارات تقسیم کا فرض سر انجام دیتی ہیں۔

ہندوستان کی موجودہ نازک حالت لنڈن ۸ جولائی۔ لارڈ سیڈنہم نے دیوان خاص میں ہندوستان کی موجودہ حالت کی نہایت پریشان کن تصویر کھینچی۔ اور پوچھا کہ گورنمنٹ اس کے لئے کیا کر رہی ہے۔ مگر لارڈ لٹن نے اس کی تردید کی۔ تاہم موجودہ حالات کی نزاکت کو تسلیم کیا۔ اور کہا کہ ہندوستانی گورنمنٹ اس وقت پوری بیدار مغزی سے کام لے رہی ہے۔

ہندوستان میں بے چینی لنڈن ۵ جولائی۔ مسٹر مانٹیگو نے پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ یہ ہر شخص کو معلوم ہے کہ گذشتہ سال کے دوران میں ہندوستان کی حالت تشویشناک ہو گئی ہے۔ یہ حالت ان لوگوں کی وجہ سے ہے۔ جنہوں نے قانون اصلاحات سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہا۔

نٹال میں ایشیائیوں پر پابندیاں مارٹزبرگ ۷ جولائی۔ نٹال کی پراونشل کونسل نے ایک قانون اس مطلب کا پاس کیا ہے۔ کہ آئندہ ایشیائیوں کو میونسپل ووٹ حاصل نہ کرنے دیا جائے۔

اسمد پر کمال پاشا کا قبضہ لنڈن ۸ جولائی۔ یہ صحیح ہے کہ کمال پاشا کی فوج نے اسمد پر قبضہ کر لیا ہے۔ لیکن برٹش حلقوں میں یہ یقین نہیں کیا جاتا کہ کمال پاشا قسطنطنیہ میں اتحادیوں پر حملہ کرینگے۔

قسطنطنیہ میں جنگی بیڑے کا اجتماع لنڈن ۷ جولائی۔ پارلیمنٹ میں اس امر کے متعلق سوالات کئے گئے کہ قسطنطنیہ میں بحیرہ روم کا جنگی بیڑا کیوں جمع ہوا ہے۔ یہ بھی دریافت کیا گیا ہے۔ کہ ترکوں کے ساتھ جنگ چھڑ گئی ہے۔ مسٹر چیمبرلین نے کہا کہ بحیرہ روم کے جنگی جہاز اپنے معمولی دورہ پر قسطنطنیہ گئے ہیں۔ جنگ چھڑنے کی امید نہیں۔ کمال پاشا نے غیر جانبدار علاقہ میں دست اندازی کرنے کے کوئی آثار ظاہر نہیں کئے۔

فرانسیسیوں کی روش لنڈن ۸ جولائی۔ اخبارات بیان کرتے ہیں کہ موسیو برائنڈ نے سینٹ کی کمیشن سے یہ کہا کہ قسطنطنیہ میں فرانسیسی فوج کسی جارحانہ کارروائی میں حصہ نہ لے گی۔

مظالم کے ذمہ وار یونانی ہیں پیرس ۶ جولائی قسطنطنیہ کا ایک تار مظہر ہے کہ ضلع اسمد کے گذشتہ مظالم کے متعلق انگریزی اور فرانسیسی فوجی افسر تحقیقات کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ ان مظالم کی ذمہ واری ترکی فوجوں پر عائد نہیں ہو سکتی۔ برخلاف اس کے یہ مظالم یونانیوں کے گیارہویں ڈویژن نے اسوقت توڑے جبکہ وہ پسپا ہو رہا تھا۔

لڑکوں کے جرائم کی عدالت لنڈن ۵ جولائی۔ برکسٹن میں ۱۹۲۰ء کے ایکٹ کے ماتحت پہلی عدالت قائم ہوئی ہے۔ جسمیں کم عمر مجرموں کے خلاف مقدمات سماعت کئے جائینگے۔ مجسٹریٹ کے دو معاون ہونگے جنمیں سے ایک عورت ہو گی۔

انگلستان میں خشک سالی لنڈن۔ ۸ جولائی۔ ۷۸ دن سے انگلستان میں بارش نہیں ہوئی۔ جو ایک غیر معمولی بات ہے۔ کبھی کبھی بادل آتے ہیں مگر رات کو مطلع صاف ہو جاتا ہے۔ کئی جگہ لوگ گرمی سے مر رہے ہیں۔ کئی سال سے آب و ہوا ایسی خشک نہیں دیکھی گئی۔

سر چارلس ٹاون شنڈ ترکی کو لنڈن ۸ جولائی۔ ڈیلی مرر کا مظہر ہے کہ سر چارلس ٹاون شنڈ اگلے ہفتہ ترکی جا رہے ہیں۔ تاکہ کوشش کر کے ترکی اور یونانیوں کی باہمی جنگ کو روک دیں۔ ان کی روانگی سرکاری نہیں۔

سائبیریا میں ۲½ کروڑ آدمی فاقہ کشی کر رہے ہیں ماسکو ۷ جولائی۔ روس میں قحط اور ہیضہ کا بڑا زور ہے خشک سالی سے فصلیں تباہ ہو گئی ہیں سائبیریا میں دو کروڑ پچاس لاکھ آدمی فاقہ کشی کر رہے ہیں۔

آئرلینڈ اور انگلستان کے درمیان عارضی صلح لنڈن ۸ جولائی۔ جب لارڈ مینٹر نے اعلان کیا کہ آئرلینڈ اور انگلستان کے درمیان عارضی صلح ہو گئی ہے۔ تو لوگوں نے بڑے جوش سے تالیاں بجائیں۔ تمام سن فین لیڈروں کے جانے پر تالیاں بجائی گئیں۔ لیکن جب مسٹر ڈی ویلرا باڈی گارڈ کے ساتھ اندر سے باہر نکلا تو لوگوں نے اسے گھیر لیا اور اسکی موٹر پر بہت سے لوگ سوار ہو گئے۔

مسٹر ڈی ویلرا کی وزیر اعظم سے ملاقات مسٹر ڈی ویلرا نے مسٹر لائیڈ جارج کو ان کی دعوت کا جو جواب لکھ کر بھیجا ہے اس میں لکھا ہے کہ آئرلینڈ بھی صلح کیلئے تیار ہے۔ اور انگلستان کے ساتھ ایک پڑوسی کی طرح رہنا چاہتا ہے۔ اس کانفرس کے متعلق آخری فیصلہ اسوقت ہو گا جبکہ آئرش قوم کی کثرت رائے معلوم ہو جائیگی۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر پبلشر ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)